29

ہر گُل کے سَاتھ خار ہوتا ہَے۔

(فرمُودہ ۸ ستمبر ۱۹۱۶ء)

تشہّد وتعوّذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔کہ

سورۃ فاتحہ روزانہ بلکہ دن کے ہر تغیر کے وقت ہمیں بتاتی ہے اوراس طرف متوجہ کرتی ہے کہ ہر انعام کے ساتھ کچھ مشکلات بھی لگی ہوتی ہیں اور کچھ خطرہ بھی ہوتا ہے اور جس پر انعام نہیں ہوُا ہوتا۔وہ ذمہ داریوں سے بھی بچا ہوتا ہے۔ایک جنگل میں رہنے والا انسان جس کو حکومت کے معاملات میں کچھ دخل نہیں اس سے کسی قسم کی پُرسش بھی نہیں۔لیکن ایک وزیر جہاں بادشاہ کا مقرب اور منظورِ نظر ہے۔وہاں اس کی ذمہ واریاں بھی بہت زیادہ ہوتی ہیں۔اور جس طرح اس کے لئے یہ خوشی اور فخر کرنے کا مقام ہوتا ہے کہ اسے عزت حاصل ہوتی ہے۔اسی طرح اس کے لئے یہ ڈرنے اور خوف کرنے کا بھی مقام ہوتا ہے کہ مجھ سے کوئی ایسی حرکت نہ ہوجائے کہ مَیں اپنے آقا کا معتوب ہوجاؤں۔توسورۂ فاتحہ اس طرف متوجہ کرتی رہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے انعام مانگو۔لیکن ساتھ ہی ان انعاموں کے ملنے پر یہ بھی خیال رکھو کہ ایسے افعال میں نہ پڑ جاؤ کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے اوپر ناراض کر بیٹھو۔دیکھو جتنے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے انعامات ہوتے ہیں ان میں سے اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ تکبّر اور گھمنڈ میں آجاتے ہیں۔چنانچہ امراء میں جس قدر تکبّر۔گھمنڈ۔عداوت۔بغض۔کینہ۔بیوفائی۔بدعہدی وغیرہ وغیرہ افعالِ شنیعہ پائے جاتے ہیں۔غرباء میں ان کی نسبت بہت کم ہوتے ہیں کیوں؟ اس لئے کہ ان پر جو مصائب اور تکالیف آتی رہتی ہیں وہ انہیں خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ کئے رکھتی ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ انعام ایک اچھی چیز ہے۔اس سے بہتر کیا ہوگا۔پھر خدا تعالیٰ کا انعام۔لیکن جہاں انعام کی جستجو ہو وہاں یہ خیال بھی رکھنا چاہیئے کہ انعام

ملنے سے جو تکبّر۔ خودی کبریائی آ جاتی ہے اس سے بچیں۔

ہماری جماعت پر خدا تعالیٰ نے بڑے فضل اور انعام کئے ہیں۔ اگر وہ ان پر فخر کرے تو بجا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے انہی کے متعلق فرمایا ہے کہ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعہ) لیکن ساتھ ہی انہیں یہ بھی فکر رکھنی چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ سمجھتے اور جانتے ہیں تو ان ذمہ داریوں کے نیچے بھی دبے ہوئے ہیں جو ان سے پہلوں کی تھیں۔ اب اللہ تعالیٰ تم سے پوچھ سکتا ہے کہ ہم نے جو تم پر اتنا بڑا احسان کیا تھا کہ تم نے خود بھی اسے محسوس کیا تھا۔ اور اس پر فخر کرتے تھے۔ پھر جب تم نے نافرمانیاں کیں۔ اپنے عہدوں کو ٹالا۔ تو تمہاری کیا سزا ہونی چاہیئے۔ جس طرح بادشاہ کا وزیر سب سے زیادہ مقرب ہوسکتا ہے لیکن قصوروار ہونے کی حالت میں سب سے زیادہ سزا کا بھی مستحق ہوتا ہے۔ اسی طرح منعم جماعتیں جب ٹھوکر کھاتی ہیں تو بہت ہی بری طرح گرتی ہیں۔ دیکھو بعض افراد کی عزّت کی وجہ سے یہود خدا تعالیٰ کے حضور بہت منعم ہو گئے تھے۔ پے در پے ان میں سے نبی بنائے گئے۔ ان میں انبیاء کا ایک سلسلہ چلا جا رہا تھا مگر جب وہ گرے تو ایسے گرے کہ ذلّت اور رسوائی میں تمام قوموں سے بڑھ گئے۔

ہندوؤں کا مذہب ان سے بہت پہلے کا مذہب ہے لیکن ان کی ابتک کچھ نہ کچھ حکومت چلی ہی جاتی ہے۔ اور یہودیوں کی ایک چپّہ زمین پر حکومت نہیں۔ ہندو جہاں بھی ہیں امن و امان سے گذارہ کرتے ہیں۔ مگر یہود کبھی ایک ملک سے نکالے جاتے ہیں کبھی دوسرے سے۔ حالانکہ یہ ہندوؤں سے بہت بعد کی قوم ہے۔ اس میں ان کے مقابلہ میں زیادہ طاقت ہونی چاہیئے تھی۔ مگر نہیں۔ بہت پہلی قوم میں ان سے زیادہ طاقت ہے اور اس میں نہیں کیوں؟ اس لئے کہ اس پر جس قدر انعامات ہوئے تھے اتنے ہندوؤں پر نہیں ہوئے تھے۔ اس لئے جب وہ گری تو ان سے بہت زیادہ نیچے گر گئی۔

ہماری جماعت کے لوگوں کو اس بات کی بہت فکر چاہیئے کہ جہاں وہ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ میں داخل ہیں وہاں ان پر بڑے بڑے فرائض بھی ہیں۔ اگر وہ ان کو پورا نہیں کریں گے تو خدا ان کا رشتہ دار نہیں۔ پس اگر تم نے دین کو دنیا پر مقدّم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے اور ضرور کیا ہوا ہے تو پھر اس کے پُورا کرنے کا کونسا وقت آئے گا۔ دین کی اس حالت کو جس کی نسبت حضرت

مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ۔

ہر طرف کفر است جو شاں ہمچو افواجِ یزید

دینِ حق بیمار و بےکس ہمچو زین العابدین

یعنی ہر طرف کفر اس طرح جوش مار رہا ہے جس طرح یزید کی فوجیں تھیں اور دین کی یہ حالت ہے کہ امام زین العابدین کی طرح بیمار اور بیکس پڑا ہے۔ واقعی یہی حالت اسلام کی ہے اس کو سمجھتے ہُوئے جو سستی کرتے اور اپنی ضروریات کو دین کی ضروریات سے مقدم کرتے ہیں۔ وہ سوچیں کہ کیا کر رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے بہت خطرہ کا مقام ہے۔ انہیں تو ایک منٹ کے لئے بھی دین کی طرف سے غافل نہیں ہونا چاہئیے وہ آدمی جسے پہرہ پر کھڑا کیا جائے۔ وہ اگر ذرا بھی غفلت کرے تو اسے بہت سخت سزا دی جاتی ہے اور آجکل تو اتنی سختی کی جاتی ہے کہ اگر پہرہ دار کو اونگھتا ہؤا بھی دیکھا جائے تو گولی مار دیتے ہیں کیوں؟ اس لئے کہ اس کی تھوڑی سی غفلت بہت بڑے نقصان کا موجب ہو جاتی ہے۔ اسی طرح وہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا کے لئے بطور پہرہ دار شاہد اور نگران مقرر کئے جاتے ہیں۔ اگر وہ اپنے فرائض سے ذرا بھی غافل ہوں تو بہت سزا پاتے ہیں دوسرے اگر سوئیں تو کوئی نہیں پوچھتا۔ لیکن وہ اگر اونگھیں بھی تو گولی مارنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

پس تم لوگ اس خطرہ کو مدِّ نظر رکھتے ہُوئے اپنی ذمہ داریوں کے سمجھنے کی طرف توجہ کرو۔ تاکہ غفلت سے محفوظ رہ کر انعامات حاصل کر سکو۔

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو اس بات کی توفیق دے کہ اس نے جو عہد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر کیا ہے اس کو پورا کرے۔ اور اپنی ذمّہ داریوں کو سمجھے۔

(الفضل ۲۶ ستمبر ۱۹۱۶ء)